سوال

(85) کسی شخصیت کی مختلف شہروں میں غائبانہ نمازِجنازہ ادا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

میرے مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ بعض دفعہ جب کوئی بااثر شخص فوت ہوجاتا ہے تو اس کی میت پر نمازِجنازہ پڑھی جانے کے بعد مختلف شہروں میں اس کی غائبانہ نمازِجنازہ بھی پڑھی جاتی ہے۔ کیا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما جیسی بزرگ ہستیوں کےلیے بھی کسی شہر میں ایسی غائبانہ نمازِجنازہ پڑھی گئی تھی؟ اور اگر نہیں پڑھی گئی تھی تو کیوں نہیں پڑھی گئی؟

براہِ مہربانی ایسی غائبانہ نمازِجنازہ کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرزِ عمل کی وضاحت فرمائیں۔ یعنی سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ایک بھی ایسی مثال موجود ہے جس سے ثابت ہوتا ہو کہ کسی وفات یافتہ کی میت پر نمازِجنازہ پڑھی جانے کے بعد دوسرے شہر یا گاؤں میں کسی صحابی نے اس کی غائبانہ نمازِجنازہ پڑھائی ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی تاریخ میں واقعی اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ خلفائے راشدین، مشاہیر صحابہ وغیرہم فوت ہوئے، لیکن کسی مسلمان نے ان پر غائبانہ نمازِجنازہ ادا نہیں کی۔ کیونکہ اگر کسی نے ادا کی ہوتی تو ان سے تواتر کے ساتھ منقول ہوتا، بلکہ علامہ ناصر الدین البانی تو اس رواج کو بدعت سے تعبیر کرتے ہیں۔ چنانچہ احکام الجنائز میں اس پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

'اِنَّهَا مِنَ البِدَعِ الَّتِی لَا یَمتَرِی فِیهَا عَالِمٌ بِسُنَّتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَمَذهَبِ السَّلَفِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم۔' احکام الجنائز، لشیخنا مفتی محمد عبدہ، ص: ۴۷

یعنی ''یہ وہ بدعت ہے جس میں سنت اور مذہب سلف صالحین سے باخبر کوئی عالم بھی شبہ نہیں کرسکتا۔''

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ''زاد المعاد'' میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی رائے یوں نقل کی ہے، کہ غائب میت اگر ایسی سرزمین میں فوت ہوئی جس پر نمازِجنازہ نہ پڑھی گئی ہو تو اس پر غائبانہ نمازِجنازہ پڑھی جائے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے نجاشی پر غائبانہ نمازِجنازہ پڑھی۔ اگر نمازِجنازہ پڑھی جاچکی ہو تو اس پر غائبانہ نمازِجنازہ نہ پڑھی جائے۔ (احکام الجنائز، لشیخنا مفتی محمد عبدہ، ص: ۴۷)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:143

محدث فتویٰ